شنٹومت اور اسلام کا تقابلی جائزہ

A Brief Comparative Evaluation of Shintoism and Islam

سعید الرحمان[i] مسعود الرحمٰن[ii]

Abstract

Shinto or Shintoism is an ancient, traditional, national and indigenous or native Japanese religion. This pre-historic religious tradition also remained as Official or State religion of Japan for a period of time. Though Japan is a secular state right now, however, Shinto and Buddhism are still its major religions. Islam is a divine-based dominant world religion revealed to Prophet Muhammad (May peace and mercy be upon him). The article in hand presents a brief comparative analysis of Shinto and Islam in various aspects.

جاپان مشرقی ایشیا میں واقع دنیا کا اہم اور قابلِ ذکر ملک ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ میں جاپان کے عمومی اور سرکاری مذہب یا طریقہ عبادت کے بارے کچھ کہنا مشکل ہے کیوں کہ جاپان کی اصل تاریخ تیسری صدی عیسوی سے قبل شروع نہیں ہوتی البتہ بعد از تاریخ جاپان کی ثقافت پر بدھ مت، تاؤمت اور کنفیوشسیت کا اثر رہا لیکن جاپانی مذہب کے طور پر جس دھرم کو اختیار کیا گیا وہ شنٹو مذہب ہے جس کو انگریزی میں Shinto یا Shintoism، عربی میں شنتو یا الشنتویة اور اُردو میں صرف شنتو یا شنٹو اور علاوہ ازیں شنتومت، شنٹومت، سنتویت، شنتویت اور شنٹو مذہب بھی کہتے ہیں۔

بہر حال شنٹومت جاپان کا قدیم ترین تاریخی، روایتی، داخلی اور مقامی مذہب (Indigenous Religion) ہے۔ کثرت پرستی (مظاہر پرستی، دیوتا پرستی، شاہ پرستی، آبا پرستی، ہیرو پرستی) کا حامل اس وضعی مذہب کا کوئی واحد مسلّمہ بانی یا ہادی معلوم نہیں۔ اس کے علاوہ یہ غیر تبلیغی مذہب صرف جاپان سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے جاپان کے تمدن کی حیثیت اختیار کی ہے۔ شنتو کی اصطلاح کو مختلف جاپانی مذہبی اور قومی رسومات کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

i لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

ii ایم فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

چھٹی صدی عیسوی تک یہ لفظ (شنتو) باقاعدہ طور پر اختراع نہ کیا گیا تھا۔ اسے بدھ مت، تاؤمت اور کنفیوشس مت کے دور میں چین اور کوریا سے آنے والے نئے مذاہب سے مقامی جاپانی مذاہب کو امتیاز کرنے کے لیے رائج کیا گیا۔ لفظ "شنتو" درحقیقت چینی الفاظ شن(Shen)اور تاؤ(Tao)سے لیا گیا ہے جسے عموماً "دیوتاؤں کی راہ" کے حوالے سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس مقامی مذہب کو بیان کرنے کے لیے کامی نومچی(Kami-no-michi)کی اصطلاح کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ اسطوریات لاتعداد دیوتاؤں، دیویوں، اجداد پرستی اور ارواح پرستی کی بیشتر قسموں کی اجازت دیتی تھی[1]۔ شنتو کی تین صورتیں ریاستی شنتو، فرقہ وارانہ اور گھریلو شنتو ہیں۔

دینِ اسلام ایک سامی، الہامی اور آفاقی دین ہے جو سابقہ تمام ادیان و مذاہب کا ناسخ ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ درج ذیل سطور میں شنٹومت کا دینِ اسلام کے ساتھ بعض اہم جہتوں میں اجمالی تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

1. روایتی یا الہامی

شنٹو مذہب جاپانیوں کا روایتی، موروثی، قومی اور گھریلو مذہب (National and Domestic Religion) ہے۔ یہ غیر الہامی اور غیر سامی مذہب جاپان میں سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے جب کہ دینِ اسلام منزّل من اللہ اور اللہ تعالیٰ کا چنیدہ و پسندیدہ ہے اور اس کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[2] "بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ "

قرآنِ کریم کی طرح احادیثِ نبویہ کو بھی الہامی و تشریعی حیثیت حاصل ہے جیسا کہ قرآنِ کریم وحی متلو یا وحی جلی جب کہ احادیثِ نبویہ وحی غیر متلو یا وحی خفی ہیں۔ اس ضمن میں ارشادِ الٰہی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَاِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى[3] "وہ (رسولؐ) اپنی خواہش نفس سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔"

2. مقامی یا آفاقی

شنٹومت جاپان کا قومی مذہب ہے جو کہ غالب طور پر اس کے باسیوں تک محدود ہے اور ان کو ایک برگزیدہ قوم قرار دیتا ہے۔ "شنتو بنیادی طور پر جاپانی جذبۂ حب الوطنی کی ایک ولولہ انگیز مذہبی صورت ہے۔ اس کی اسطوریات جاپان کی صورت گری کو باقی تمام جگہوں کی نسبت برتر بیان کرتی ہے[4]۔ "اس کے

برعکس دینِ اسلام ہر لحاظ سے کامل ایک ہمہ گیر و عالم گیر دین ہے اور رہتی دنیا تک کے لیے ہے اور انسانی اخوت اور مساوات کا علم بردار ہے اور محض پاک بازی و تقویٰ کو تکریم قرار دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا[5]

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔"

دینِ اسلام کے ہوتے ہوئے کوئی بھی دوسرا مذہب قابلِ اتباع نہیں ہے بلکہ قابلِ گرفت ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْه، وَهُوَفِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[6]"

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائیگا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا۔"

3. تصورِ الوہیت وعبادت

قدیم جاپانی شنٹومت میں توحید کا تصور مفقود ہے اور شرک (Polytheism) عروج پر ہے جس میں کثرت پرستی، دیوتا پرستی، شاہ پرستی، اسلاف پرستی، مظاہر پرستی اور ہیرو پرستی وغیرہ رائج رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الف) کثرت پرستی

"شنٹوازم کثرت پرستی کا مذہب کہلاتا ہے۔ اس کثرت پرستی کا خاصہ اس کے دیوتاؤں کی تعداد سے ہو سکتا ہے۔ کبھی یہ دعویٰ ہے کہ اسّی کروڑ ہیں اور کبھی ان کی تعداد آٹھ سو کروڑ تک جا پہنچتی ہے[7]۔"

ب) مظاہر پرستی

مظاہر پرستی (Animism) یا فطرت پرستی سے مراد مظاہرِ قدرت جیسے پہاڑ، دریا، چرند و پرند وغیرہ کی پرستش ہے۔ اہلِ جاپان مظاہر پرستی پر بہت زور دیتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا معبود سورج ہے۔ ان کے خیال میں سورج ایک دیوی ہے۔ جس کا نام "اماٹراسو" رکھا گیا تھا۔ "اماٹراسو" کو وہ کائناتی قوت کا درجہ نہیں دیتے بلکہ اس کی حیثیت محض ایک دیوی کی ہے۔ اہلِ جاپان سمندر، پہاڑ، کھیتوں، درختوں، دریا، حیوانات، پرندوں اور پودوں وغیرہ کی عبادت کرتے تھے[8]۔

ج) دیوتا پرستی

یہ (شنٹو مت) ان گنت دیوتاؤں کا قائل ہے جس میں مظاہرِ فطرت، بادشاہ، قومی بہادر اور آباؤ اجداد شامل ہیں جنہیں دیوتا کا مرتبہ دیا جاتا ہے[9] علاوہ ازیں تاریخی طور پر جاپانی لوگوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ ان کے شہنشاہ باقاعدہ طور پر سورج دیوتا کے اخلاف تھے[10]۔

د) شاہ پرستی

شاہ پرستی یا بادشاہ پرستی سے مراد بادشاہوں، حکمرانوں اور سلاطین کی عبادت و پرستش ہے۔ جاپانیوں کا یہ نظریہ ہے کہ جس طرح سورج تمام معبودوں کا سردار ہے اس طرح بادشاہ تمام جاپانیوں کا سردار ہوتا ہے، ادھر بادشاہ نے اپنے آپ کو سورج دیوی کی اولاد قرار دینا شروع کر دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ شنٹو ازم میں بادشاہوں کو بھی خدائی کا درجہ مل گیا اور ان کی بھی پرستش شروع ہو گئی[11]۔ جاپانی بادشاہوں میں سورج دیوی کی اولاد ہونے کا دعویٰ سب سے پہلے جیمو ٹینو (Jimmo Tenno) نے کیا۔ اس طرح شاہی محل مذہب کا مرکز بن گیا اور جاپان میں مذہب اور سیاست لازم و ملزوم ہو گئے۔ بادشاہ کی ذات مذہب اور سیاست کا مرکز بن گئی[12]۔

آج تک شنٹو مذہب کے پیرو صرف اپنے شہنشاہ کی خیر و سلامتی کے لیے دعا مانگتے ہیں؛ اپنے لیے دعا نہیں مانگتے۔ شہنشاہ کو ایک زندہ کامی[13] سمجھا جاتا ہے۔ جس کی عظمت اور محبت قوم کے دل میں سب سے بڑھ کر ہے۔ شہنشاہ خود اس قوم سے جس کی خبر گیری اس کے سپرد ہے محبت رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ شہنشاہ اور قوم کا یہ تعلق ایسا ہے جس کو جاپان کا ہر متنفس بخوبی سمجھے ہوئے ہے۔ بادشاہ ہماری ضروریات پر توجہ کرتا ہے اور ہماری تکلیفوں کو محسوس کرتا ہے پس اس کے بعد کیا چیز باقی رہ جاتی ہے جس کو ہم بلاواسطہ کامی سے مانگیں۔ شنٹو مت مذہب شہنشاہ پرست ہے۔ کامی کی رضا شہنشاہ کی رضا ہے۔ یہی وہ احساس ہے جو ہر جاپانی کی لوحِ دل پر نقش ہے[14]۔ شنٹو مت میں کثرت پرستی کی زیرِ بحث اقسام میں سے بیشتر بالخصوص شاہ پرستی دراصل انسان پرستی کی ایک صورت ہے۔

انسان پرستی سے مراد انسان کو پوجنا، انسان کو خالق اور رازق سمجھنا اور انسان کے آگے سر جھکانا۔ قدیم انسان کو بہت جلد اپنے فانی ہونے کا احساس ہو گیا۔ خوف نیستی نے اسے زندہ انسان کے احترام اور پرستش کی طرف مائل کیا۔ خصوصاً طاقت وروں اور سرداروں کو فوق الفطری قوتوں کا مالک سمجھا جانے لگا۔ جاپانیوں کے ہاں بادشاہوں کی پوجا اب تک رائج ہے[15]۔

ھ) اسلاف پرستی

اسلاف پرستی کو آباپرستی (Monism) اور ارواح پرستی یا ارواحیت بھی کہتے ہیں۔ اسلاف پرستی کا آسان اور متبادل ترجمہ مردہ پرستی ہے جس کی وجہ جاپانیوں کی اپنی نظر میں بھی اپنے اسلاف سے محبت نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان سے خوف کھاتے ہیں اور ان کی شر سے بچنے کیلئے ان کی عبادت کرتے ہیں[16]۔

اسلاف پرستی کا آغاز مردوں کے خوف وہر اس سے ہوا۔ وہ مردوں سے محبت کی وجہ سے پرستش نہیں کرتے تھے، نہ ہی ان کے دل میں اس بات کا احترام ہوتا تھا کہ یہ ان کے خاندان کے افراد ہوا کرتے تھے بلکہ ان کی پرستش محض ان کے شر سے بچنے کے لیے ہوتی تھی۔ وہ نعشوں کو ناپاک سمجھتے تھے، اس وجہ سے جب کوئی آدمی مرجاتا تھا تو اس کی لاش سے جلد از جلد چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ جس مکان میں کسی کی وفات ہوتی تو اس کے عزیز و اقارب اس مکان کو چھوڑ کر کسی دوسرے مکان میں چلے جاتے تھے[17]۔

شنتو جاپانیوں کے زمین کی خوب صورتی خصوصاً پہاڑوں کے لیے عقیدت مندانہ رویے کو ظاہر کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں ارواح پرستی اور اجداد پرستی کے مختلف پہلو شامل ہوں جیسا کہ عام لوگ کیا کرتے ہیں۔ مزید براں یہ پورے جاپان میں لاتعداد مقبروں میں ہونے والی مذہبی سرگرمی کا احاطہ کرتا ہے[18]۔

و) ہیرو پرستی

اس کو سورما پرستی (Hero Worship) بھی کہتے ہیں۔ جاپانی صرف بادشاہ کی پرستش نہ کرتے تھے بلکہ ہر اس آدمی کو قابلِ پرستش قرار دیتے تھے جو قوم اور سلطنت کے لیے کوئی نمایاں کارنامہ انجام دیتا[19]۔ شنتو مذہب میں کئی ساری چیزوں کو "کامی (معبود)" کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ الغرض ذاتِ باری تعالیٰ کی ماہیت کے بارے میں شنتو مت اور اسلام کے تصورات بالکل مختلف ہیں۔ مشرکانہ شنتو مت کی کثرت پرستی کے برعکس اسلام ایک توحیدی دین ہے جس میں بندگی و پرستش کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ[20] "اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔"

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ[21]

"ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیحؑ کو حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔"

4. تصورِ رسالت

عقیدۂ توحید کی طرح شنٹو مذہب میں رسالت کا تصور بھی ناپید ہے۔"موجودہ معلومات کے پیشِ نظر یہ کہنا بالکل ناممکن ہے کہ آیا شنٹوازم کے وہ بلند ترین پہلو جن میں وحدتِ ذات اور اعلیٰ اخلاق تعلیم کے آثار ملتے ہیں کسی ایسے کامل استاد کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے جسے سیدنا موسیٰؑ، سیدنا عیسیٰؑ یا محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی طرح ملہم کیا جاسکے[22]۔"اس میں کوئی بھی واحد مسلّمہ بانی یا ہادی موجود ہی نہیں ہے اور نیکیوں کی ترغیب دینے والوں کو بھی خدا مان لیا جاتا ہے[23] جب کہ ایمان بالرسل دینِ اسلام کے اساسی اور اصولی عقائد میں سے ہے۔ اسلام میں نیکیوں کی طرف بلانے والے کو رسول کہا جاتا ہے جو واجب الاتباع ہے لیکن انہیں ہرگز خدا کا مرتبہ حاصل نہیں۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ڲ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ[24]

"اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کو کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو اس کا علم ہو گا، تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کے جاننے والا تو ہی ہے۔"

5. مذہبی و مقدس کتب

شنٹومت چونکہ جاپان کی قدیم مقامی روایتی مذہب ہے لہٰذا اس کی تعلیمات خودساختہ ہیں اور اساطیر پر مبنی ہیں: اس مذہب میں کوئی (واحد مسلمہ) مقدس کتاب نہیں ہے۔ تاہم دو کتابوں کو جاپان میں قومی و ثقافتی اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ شنٹوازم کے متعلق بیشتر مواد انہی کتابوں میں موجود ہیں۔ یہ

کتابیں کوجوکی (Kojoki) اور (Shoku Nihongi) ہیں۔ اس کے بعد ثانوی حیثیت کی دوسری کتابیں نیہون شوکی (Nihon Shoki)، فُودوکی (Fudoki)، رِکّوکشی (Rikkokushi)، شوکونی ہوں گی (Shoku Nihongi)، کوگوشوئی (Kogo Shui)، جنّوشتوکی (Jinno Shotoki) اور کوجی کی (Kujiki) ہیں۔ یہ کتابیں تاریخ، گیت، دیوتاؤں کے قصّوں اور مذہبی رسومات وغیرہ سے متعلق ہیں[25]۔

درحقیقت شنٹومت کی مقدس کتب مرورِ زمانہ کا شکار ہیں اور جو کچھ ان میں موجود ہیں وہ ناقص اور ادھورا ہیں[26]۔ دینِ اسلام کو اللہ کی جانب سے ودیعت کردہ کتاب قرآنِ کریم ہر لحاظ سے مکمل، جامع، بے مثال ولازوال تغیرات وتحریفات سے یکسر مبرّا ومنزّا ہے بلکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَه لَحٰفِظُوْنَ[27]

"ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ[28]

"اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچادی جس کو ہم نے اپنے علم کامل سے بہت واضح کر کے بیان کردیا وہ ذریعۂ ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں۔"

6. حیات بعد الموت

شنٹومت میں دیگر اسلامی عقائد کی طرح عقیدۂ آخرت بھی یا تو ناپید ہے یا پھر تضادات کا شکار۔ "حیات بعد الموت کے متعلق اس مذہب میں کوئی واضح تصور موجود نہیں ہے، اکثر پیروکار صرف اسی زندگی پر یقین رکھتے ہیں، جب کہ ایک تعداد کا ماننا ہے کہ ہر نیک شخص مرنے کے بعد "کامی" بن جاتا ہے جب کہ بدکار شخص مرنے کے بعد جن بھوت بن جاتا ہے[29]۔" اس کے برعکس عقیدۂ حیات بعد الموت دینِ اسلام کے اساسی عقائد میں سے ہے جس کا تذکرہ قرآن وحدیث میں سینکڑوں مقامات پر آیا ہے اور جس کے بارے میں ذرا سا شک وشبہہ یا ابہام کی کوئی گنجائش نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ[30]

"اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔"

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ[31]

"ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔"

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَه فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ[32]

"بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں بھی کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔"

7. مذہبی تہواریں

شنٹو مت اور اسلام کے مذہبی تہواروں میں بھی کافی تفاوت ہے اور کوئی مماثلت نہیں۔ "شنٹوازم میں مذہبی تہوار بے شمار ہیں جنہیں تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (ا)۔ تائی سائی یعنی عظیم تہوار: یہ موسمِ بہار کا تہوار ہے اور فصلوں کی کٹائی کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ اس روز اچھی فصل کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں۔ (۲)۔ چُوسائی یعنی درمیانہ تہوار: یہ تہوار جاپان کی آزادی اور نئے سال کے شروع ہونے کی خوشی میں منائے جاتے ہیں۔ (۳)۔ زاسائی یعنی چھوٹے تہوار: دیگر تہوار جو علاقائی سطح پر منائے جاتے ہیں زاسائی کہلاتے ہیں[33]۔" دینِ اسلام میں متفق علیہ مذہبی تہواریں جو اجتماعی سطح پر منائی جاتی ہیں وہ صرف دو ہیں جو کہ عیدین کہلاتی ہیں۔ یعنی عید الفطر جو رمضان کے اختتام پر یکم شوال کو اور عید الاضحیٰ یا عیدِ قربان جو دس ذوالحجہ کو سنتِ ابراہیمی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ دینِ اسلام کے یہ عیدین محض رسمیہ تہوار نہیں اور نہ ہی لایعنی واہیات ہیں بلکہ دینی شعائر میں سے ہیں اور جداگانہ فلسفہ وحکمت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر عید الاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی جو قربانی دی جاتی ہے اس کے پیچھے درج ذیل قرآنی حکمت ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰي مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰيكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ[34]

"اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے اسی طرح اللہ نے جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی راہنمائی کے شکریئے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو، اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔"

8. ضابطہ ومربوطیت

شنٹو مت خودساختہ روایات وتعلیمات پر مبنی مذہب جس میں نہ کوئی مربوط ضابطۂ حیات ہے اور نہ ہی مضبوط روحانیت۔ اس کے برعکس دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات (Complete Code of

(Life ہے جس کی تعلیمات باہم مربوط و منظم ہیں اور جو عبادات کی صورت میں دیرپا روحانی تسکین کا ضامن ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا[35]

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔"

9. قوت وطاقت کا منبع

شنٹو مذہب میں بادشاہ کو بڑا دیوتا اور اصلی طاقت کا حامل سمجھا جاتا ہے جس سے نجات کی دعائیں کروائی جاتی ہیں جب کہ دینِ اسلام میں طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں ہی انسان کی نجات مضمر ہے[36]۔ قرآن مجید میں قادرِ مطلق اللہ وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر اس کی تخلیق کردہ مخلوق کی عبادت کے حوالے سے وارد ہے:

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ[37]

"ان لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی کچھ شک نہیں کہ خدا زبردست اور غالب ہے۔"

خلاصۂ بحث

خلاصۂ کلام یہ کہ شنٹومت جاپان کا قدیمی، قومی یا وطنی، غیر سامی، غیر الہامی، محدود، غیر تبلیغی ،وضعی اور روایتی مذہب ہے جس میں کثرت پرستی رائج ہے، رسالت کا کوئی تصور موجود نہیں، ہر چیز کو الہٰ (کامی) کا درجہ حاصل ہے، جس کا منبع وماخذ فقط اساطیر اور وضعی روایات ہیں اور بادشاہ کو بڑا دیوتا اور قوت کا سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے جب کہ دینِ اسلام دینِ کائنات ہے، دینِ جمال وکمال ہے، سامی اور الہامی ہے، تبلیغی اور وسیع ہے، جس میں توحید ورسالت کا واضح تصور موجود ہے۔ حاکمیتِ اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کی مقدس کتاب جملہ عیوب سے پاک ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ الغرض مروجہ شنٹومت اور اسلام میں بعد المشرقین ہے اور دونوں کی تعلیمات وعبادات میں زمین وآسمان کی تفاوت ہے اور ماسوائے چند اخلاقی تعلیمات کے اور کوئی یکسانیت ومماثلت اور قدرِ مشترک موجود نہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1 لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، مترجم: یاسر جواد / سعدیہ جواد، ص: ۳۰۰، نگارشات، مزنگ روڈ، لاہور، ۲۰۰۳ء

2 سورۃ آل عمران ۳: ۱۹

3 سورۃ النجم ۵۳: ۴

4 مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۲۹۹

5 سورۃ المائدۃ ۵: ۳

6 سورۃ آل عمران ۳: ۸۵

7 چودھری، غلام رسول ایم-اے، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص: ۳۲۹، نگارشات، علمی کتب خانہ اردو بازار، لاہور، ۱۹۸۸ء

8 ایضاً

9 ایضاً: ۳۳۴

10 مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۲۹۹

11 مولانا پروفیسر، محمد یوسف خان، تقابل ادیان، ص: ۱۵۸، بیت العلوم، پرانی انار کلی، لاہور، س۔ن

12 چوہدری، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص: ۳۳۰

13 "خدا کے لیے (مستعمل) جاپانی لفظ "کامی" ہے جس کے اصلی معنی بالا اور برتر ہیں۔ شنٹو عالم موتودی کے مطابق لفظ کامی اولاً زمین اور آسمان کے متعدد دیوتاؤں کے لیے استعمال ہوا جن کا قدیم تذکروں میں ذکر آتا ہے۔ اس طرح ان کی ارواح (می تاما) کے لیے استعمال ہوا جن کا قدیم تذکروں میں ذکر آتا ہے۔ اس طرح ان کی ارواح (می تاما) کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ان معبدوں میں رہتے ہیں جہاں ان کی پوجا ہوتی ہے۔ یہ لفظ نہ صرف انسان بلکہ چرند، پرند، نباتات، دریا، پہاڑ اور ہر قسم کی دوسری اشیاء جس سے خوف کرنا اور ان کی عزت کرنا اس لیے لازمی ہے کہ ان کو غیر معمولی اور اہم اختیارات حاصل ہیں' جن کا صرف نیکی، اچھائی یا فائدہ رسانی میں اعلیٰ ہونا ضروری نہیں، ان سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بری اور ناپسندیدہ اشیاء بھی کامی کہلاتی ہیں بشرطیکہ ان کا خوف عام ہو۔ کامی کی قسم میں جو انسان داخل ہیں ان میں میکارڈ (شہنشاہِ جاپان) کا تذکرہ غیر ضروری ہے۔ دوسری اشیاء کے منجملہ اعداد (جن کو جاپانی میں نارو کامی یا صوتی خدا کہتے ہیں)، اژدہا گونج (جس کو جاپانی میں لوڈامایا روحِ شجر کہتے ہیں) اور لومڑی شامل ہیں' جو اپنی عیارانہ اور وحشی فطرت کے لحاظ سے کامی ہے۔"

(احمد عبداللہ، مذاہبِ عالم، ص: ۱۳۰، مکی دار الکتب، چوک اے جی آفس، لاہور، ۲۰۰۲ء)

14Encyclopedia of Religion and Ethics, James Hasting, Vol:II, P:462, T & T Clark, Edinburgh

15 المظفر، ولی خان مولانا، حاضرات فی الفرقِ والادیان (مکالمہ بین المذاہب)، ص:۱۲۵، مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل ٹاؤن، کراچی، س۔ن

16 محمد یوسف خان، تقابل ادیان، ص:۱۵۷،۱۵۸

17 چودھری، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص:۳۲۹

18 فتح پوری، علامہ نیاز، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص:۳۰۰، آوازِ اشاعت گھر، اردو بازار، لاہور، س۔ن

19 چودھری، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص:۳۳۰

20 سورۃ البینۃ۸۹:۵

21 سورۃ التوبہ۹:۳۱

22 چودھری، غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص:۳۳۳

23 المدنی، ابوخالد ابراہیم محمد عبدالمالک، تقابل ادیان، ص:۵۹، الرحمہ ایجوکیشن سوسائٹی کراچی، س۔ن

24 سورۃ المائدۃ۵:۱۱۶

25 حافظ ، محمد شارق ، اسلام اور مذاہبِ عالم، ماڈیول:۱، ص:۱۴۶، علومِ اسلامیہ پروگرام، www.islamic-studies.info

26 ابوخالد، تقابل ادیان، ص:۶۰

27 سورۃ الحجر۱۵:۹

28 سورۃ الاعراف۷:۵۲

29 محمد شارق، اسلام اور مذاہبِ عالم، ماڈیول:۱، ص:۱۴۷

30 سورۃ البقرۃ۲:۴

31 سورۃ البقرۃ۲:۱۱۴

32 سورۃ البقرۃ۲: ۲۰۱–۲۰۳

33 محمد شارق، اسلام اور مذاہبِ عالم، ماڈیول:۱، ص:۱۴۸

34 سورۃ الحج۲۲:۳۷

35 سورۃ بنی اسرائیل۱۷:۹

36 ابوخالد، تقابل ادیان، ص:۶۲

37 سورۃ الحج۲۲:۴۷